بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۳ ذوالقعدہ ۱۳۹۱ھ، ۲۲ فتح ۱۳۵۰ ہش، ۲۲ دسمبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۹۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

133

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۱ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۰ فتح کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔
حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ربوہ ۔ ۲۱ فتح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گذشتہ روز سردرد کی وجہ سے ناساز رہی۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم برادرم عبد اللطیف صاحب وون ٹھیکیدار ربوہ کے سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے کولھے کی ہڈی Dislocate ہوگئی ہے اور اس میں فریکچر بھی ہوگیا ہے۔ علاج کی غرض سے ان کو لاہور لے جایا گیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔
(خاکسار احسان علی ڈاکٹر حال دارالرحمت شرقی ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

۳۱ فتح دسمبر ۱۹۷۱ء کی تاریخ یاد رکھیں

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدہ کنندگان کی یاد دہانی کے لئے التماس ہے کہ آپ کے وعدوں کا کم از کم ساٹھ فیصد ۳۱ فتح دسمبر ۱۹۷۱ء سے پہلے ضرور وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اگر اس میں کمی رہ گئی ہو تو اسے پورا کرنے کی جلد کوشش فرمائیے۔
جزاکم اللہ خیراً

سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی قدرتیں عجیب ہیں اور اسکے تصرفات بے نظیر ۔ اسپر ایمان لاکر مومن کبھی غمگین نہیں ہو سکتا

مصائب کے زمانہ میں مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنا قدم اور بھی آگے بڑھاتا چلا جائے

"اگر انسان کا وجود اللہ تعالیٰ کے بغیر ہوتا تو کچھ شک نہیں بڑی مصیبت ہوتی ۔ مگر اب تو ذرّہ ذرّہ کی حفاظت وہ ایک ذات کر رہی ہے پھر کس بات کا غم اور خوف ہے۔ اس کی قدرتیں عجیب ہیں اور اس کے تصرّفات بے نظیر۔ قادر خدا کو مان کر مومن کبھی غمگین نہیں ہوتا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے اُسی میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ مومن اور غیر مومن میں ایمان ہی کا تو فرق ہے۔ دہریہ مزاج اور اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے کی زندگی اُس وقت تک عمدہ اور بے خوف و خطر ہوتی ہے جب تک اُس پر مصائب اور مشکلات کا حملہ نہیں ہوتا لیکن جب خفیف سی مشکلات بھی آکر ظاہر ہوتی ہیں تو اُس کی عقل مار دیتی ہیں اور وہ ان کی برداشت نہیں کر سکتا۔ اُس کی اُمید اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہی نہیں اور اسباب اُسے مایوس کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں ذرہ ذرہ سی بات خلاف مزاج پیش آجانے پر بعض اوقات یہ لوگ خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ یورپ میں جہاں دہریوں کی کثرت ہے وہاں اس قدر خودکشیاں ہوتی ہیں کہ کسی اور ملک میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ وہ ہمّ و غم اور مصائب کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کے دل کمزور ہو جاتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے مومن قوی دل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اس پر اگر مصائب آئیں تو وہ اس کو پست ہمّت نہیں بناتیں بلکہ وہ مصائب میں اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے۔ اس کا ایمان پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے اور سچ پوچھو تو ایمان کا مزہ اور لذّت انہیں دنوں میں ہے اور ایمان انہیں ایّام کے لئے ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۳ - ۴۴)

جامعہ نصرت ربوہ میں دفاعِ وطن کیلئے مساعی

ارضِ پاک کی حفاظت و خدمت کے لئے آج ساری قوم مستعد ہے اور عملی طور پر اپنے خلوص کا ثبوت بہم پہنچا رہی ہے۔ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ نے بھی اس جنگ میں مجاہدینِ وطن کے لئے ہر ممکن سعی کی ہے اور اپنے وسائل کے مطابق ۱۲۵ عدد پیکٹ تیار کئے ہیں جن میں مجاہدین کی روزمرہ کی ضروریات کی دس پندرہ اشیاء بند کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں دفاعی فنڈ میں بھی حسب استطاعت سٹاف اور طالبات نے حصّہ لیا ہے۔
دفاعی سیونگ سرٹیفکیٹ بھی سٹاف ممبرز اور طالبات نے فی الحال ۱۳۷۵/- روپے کے خریدے ہیں۔
کالج کے تمام فنڈز (صرف یونین فنڈ کو چھوڑ کر) کے اسّی فیصد حصّہ کو دفاعی سیونگ سرٹیفکیٹ خریدنے کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ سویٹر اور جرابیں اور مفلر بھی بُن کر دیئے گئے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ر فتح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احوالِ واقعی کا ایک دردانگیز جائزہ

یہ حقیقت ہر چند کہ بہت تلخ اور الم انگیز ہے تاہم اسے تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں کہ ہمیں اپنی مایۂ ناز افواج کی بے مثال جرأت و شجاعت، عدیم النظیر جاں نثاری و فداکاری اور دفاعِ وطن کے درخشندہ و تابندہ کارناموں کے باوجود مشرقی پاکستان کے محاذ پر عیّار و مکّار اور مسلّمہ طور پر بُزدل دشمن کے مقابلہ میں ایک وقتی اور عارضی ہزیمت سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

یہ صحیح ہے اور ایک دنیا اِس سے بخوبی واقف ہے کہ دشمن کو بے پناہ عددی اکثریت اور سامانِ حرب کی بے انداز فراوانی ہی حاصل نہ تھی بلکہ اسے اپنے سے بھی بہت بڑی ایک مذہب دشمن عظیم طاقت کی پُشت پناہی اور ہر نوع کی بھرپُور عملی امداد بھی حاصل تھی اور اِن دونوں کی بے انداز مجموعی طاقت کا مقابلہ کرنا پاکستان کی محدود اور قلیل التعداد فوج کے لئے کٹھن اور دقّت طلب تھا۔ بایں ہمہ اپنی جگہ یہ بھی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ازمنۂ گزشتہ میں جذبۂ ایمانی سے سرشار رہنے اور تائیدِ ایزدی کے حصار میں لیل و نہار بسر کرنے والے قلیل التعداد، نہتّے اور بے سروسامان مسلمان عظیم سلطنتوں کی ساز و سامان سے آراستہ لاکھوں لاکھ افواج کو مغلوب کرکے ان پر فتح پاتے اور ایک دُنیا سے اپنی ایمانی قوّت کا لوہا منواتے رہے ہیں۔ دشمن کی کثرتِ تعداد اور سامانِ حرب کی بہتات اُن کے فتحیاب ہونے میں کبھی حائل نہیں ہوئی اور كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ کا خدائی وعدہ ان کے حق میں بار بار اور ہر بار پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پُورا ہوتا رہا۔ تاریخ اِس کی درخشندہ مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ حتّٰی کہ بڑے بڑے دشمنِ اسلام مورخوں کو بھی بڑے ہی تعجب انگیز افسوس کے ساتھ اِس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان ہونے اور اِس بناء پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے سزاوار ہونے کے باوجود موجودہ جنگ میں مشرقی پاکستان کے محاذ پر ہمیں کافروں کے بالمقابل عارضی ہزیمت سے کیوں دوچار ہونا پڑا؟

یہ ایک نہایت ہی اہم سوال ہے اور موجودہ وقت میں اِس سوال کا رہ رہ کر ہر پاکستانی کے دل میں اُٹھنا ناگزیر ہے۔ اِس سوال کا جواب چنداں مشکل نہیں اور باشعور و سمجھ دار طبقہ اِس کے جواب سے اچھی طرح باخبر ہے۔ روزنامہ "نوائے وقت" نے اپنے ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۱ء کے مقالۂ افتتاحیہ میں اِس سوال کا بہت فکر انگیز پیرائے میں جواب دیا ہے۔ اُس نے قومی سطح پر احوالِ واقعی کا دردانگیز جائزہ لینے کے بعد واضح کیا ہے کہ:۔

- ہم اپنے اعمال و کردار کے لحاظ سے بڑی حد تک خدا کے مجرم ہیں۔
- ہمارے جُرم کی نوعیت ایک خاص نقطۂ نگاہ سے بہت سنگین ہے۔
- ہمیں تلافیٔ مافات کے ذریعہ اپنے قادر و توانا خدا کو راضی کرنے میں اور نصرتِ الٰہی کا مستحق بننے کی کوشش میں لگ جانا چاہیئے۔

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ فتحمندی اور غلبہ کے قرآنی وعدوں کا پورا ہونا تائید و نصرتِ الٰہی کے حصول پر موقوف ہے اور چونکہ اللہ کی تائید و نصرت مومنوں کو ہی میسّر آتی ہے اِسی لئے ہم مسلمان ہونے کی حیثیت میں اپنی قومی بقا کی موجودہ جد و جہد میں تائید و نصرتِ الٰہی کے اُمّیدوار ہیں اور اِسی پر بالآخر ہمارے فتحیاب ہونے اور غالب آنے کا دار و مدار ہے۔ روزنامہ مذکور نے اِسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک خاص امر کی طرف توجّہ دلائی ہے اور اِس طرح قوم کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کی کوشش کی ہے چنانچہ وہ رقم طراز ہے:۔

"آج ہم پاکستانی مُسلمان مصیبت و ابتلاء سے دوچار ہیں۔ ہم مکّار اور سفّاک بھارت کے ساتھ اپنی بقاء و سلامتی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت کے طلب گار ہیں۔ لیکن بارگاہِ ایزدی سے فتح و نصرت کی اُمید کے ساتھ ہمیں ایک نظر اپنے احوال پر بھی ڈالنی چاہیئے اور یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ ہم کس مُنہ سے اللہ تعالےٰ کے لُطف و کرم کی اُمّید کر رہے ہیں"۔

پُوری دردمندی کے ساتھ قوم کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کی اِس مستحسن کوشش کے بعد روزنامہ مذکور نے قوم کے ایک بڑے طبقہ کے احوال پر نظر ڈالتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ہم یہ عرض کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے کہ پاکستان کو آج جو روزِ بد دیکھنا نصیب ہوا ہے اور سقوطِ ڈھاکہ کی شکل میں ہمارے وقار کو جو دھچکا لگا ہے وہ اِس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش نہیں یہ ہمیں اپنی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کی سزا ملی ہے۔ یہ اُس فسق و فجور، شراب، زنا، منافقت، مکر و فریب، ریاکاری، رشوت و بدعنوانی الغرض ہر قسم کی بُرائیوں کی سزا ہے جو گزشتہ ربع صدی سے ہمارے وابستگانِ اقتدار و سیاست، اربابِ حکومت، اعلیٰ و ادنیٰ حکام، طبقۂ خواص، تجّار امراء و رؤسا اور بہرہ وروں کی زندگی کا خاصہ بنی ہوئی ہے"۔

آگے چل کر روزنامہ مذکور نے ہمارے اس جُرم کی سنگین نوعیت کی طرف بھی توجّہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ ہمارا جُرم صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ باقی دُنیا کی طرح ہم بھی ان بُرائیوں میں ملوّث ہو گئے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اپنے خدا سے ایک عہد باندھنے کے بعد اس کو توڑا ہے اور پھر اپنے اس عہد کی خلاف ورزی میں ان بُرائیوں کو جان بوجھ کر اپنایا ہے اور یہ امر ہی ہمارے جرم کو سنگین بنانے کا موجب ہوا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

"پاکستان خدا اور رسول ؐ کے دین کی سربلندی کے لئے معرضِ وجود میں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خطّۂ ارضی ہمیں اِس لئے عنایت فرمایا تھا کہ ہم یہاں اس کے مکمل ضابطۂ حیات ـــ اسلام ـــ کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے ایک ایسا مثالی معاشرہ قائم کریں گے جو پوری دُنیا کے لئے قابلِ تقلید مثالی ہو۔ لیکن ہم نے اپنے مقصد سے غدّاری کی، خدا اور رسول ؐ کو دھوکہ دیا، ہم زبان سے اسلام کا نام تو لیتے رہے لیکن عملاً یہاں ایک ایسا معاشرہ پروان چڑھتا رہا جس کے کرتُوت کافروں اور مُلحدوں سے بھی بدتر ہیں"۔

آخر میں اخبار نے تلافیٔ مافات اور اس کے طریق اور حصولِ نصرتِ الٰہی کے اصل اور بنیادی ذریعہ کی طرف بھی توجّہ دلائی ہے چنانچہ اس نے لکھا ہے:۔

"ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہ معاف کر دیا کرتا ہے، وہ بڑا رحیم و غفور ہے۔ اگر ہم آج بھی سچّے دل سے توبہ کریں اور بارگاہِ ایزدی میں گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگیں تو وہ ضرور سُنے گا اور اِس مسلمان قوم کی مصیبت و پریشانی کا یقیناً مداوا فرمائے گا۔ اگر وہ ظہیرالدین بابر کے گناہ معاف کرکے اسے فتح و نصرت بخش سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ہمارے طبقۂ خواص کی توبہ قبول نہ فرمائے۔ توبہ کیلئے کوئی (خاص) وقت نہیں ہوتا۔ توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے خواص اگر آج بھی خلوصِ نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں، اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور وعدہ کریں کہ وہ آئندہ اسلام سے فراڈ نہیں کرینگے، خدا اور رسول ؐ کے نام پر یہاں مکر و فریب کے جال نہیں پھیلائیں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور رحم کرے گا اور نہ صرف یہ ملک بچ جائے گا اور دشمن ذلیل و خوار ہو گا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اتنی ہمت اور جُرأت عطا فرما دے گا کہ ڈھاکہ تو کیا راس کماری اور کلکتہ ہمارے قدموں میں ہوں گے"۔

لاشک و لاریب خدا تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ قرآنِ مجید میں اُس نے واضح فرمایا ہے کہ وہ کافروں کے ساتھ مقابلہ کے دوران مسلمانوں کو عارضی اور وقتی ناکامی سے اِس لئے دوچار کرتا ہے تاکہ انہیں اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو دُور کرنے، پاک و صاف بن کر نصرتِ الٰہی کا مورد بننے اور اِس طرح بالآخر فتحیاب ہونے کا موقع عطا کرے۔ (آل عمران آیت ۱۴۱)

پس اِس عارضی اور وقتی ناکامی کے نتیجہ میں قوم کے ایک ایک فرد کو خواہ وہ طبقۂ خواص میں سے ہو یا طبقۂ عوام میں سے، بیدار چوکس اور مستعد ہو جانا چاہیئے اور اپنی تمام خامیوں، کمزوریوں اور بُرائیوں سے توبہ کرکے تلافیٔ مافات میں لگ جانا چاہیئے اور اِس طرح اپنے آپ کو تائید و نصرتِ الٰہی کا مورد بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھنی چاہیئے۔ خدا تعالےٰ کی نصرت آئے گی اور بڑی تیزی اور برق رفتاری سے آئے گی اور ہمارے دشمن کو تباہ و برباد کرکے ہمیں مظفّر و منصُور کر دے گی اور پاکستان کی سالمیت کو پُورے طور پر بحال کرکے اسے ہمیشہ ہمیشہ کے واسطے محفوظ کر دکھائے گی۔ ایسا ہوگا اور ہو کر رہے گا، اِس لئے کہ یہ خدائی تقدیر ہے جسے دُنیا کی کوئی طاقت بروئے کار آنے سے روک نہیں سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی نسل کی اعلیٰ تربیت کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو حقیقی اور سچا مسلمان بنائیں

ملک و قوم کو ایسی ماؤں کی ضرورت ہے جو اپنی جان، مال اور اولاد قربان کر دینے کیلئے ہر وقت تیار ہوں

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۹۷۱ء کے موقعہ پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا

افتتاحی خطاب

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۱ء کے موقعہ پر مورخہ ۸ راخاء ۱۳۵۰ ہش مطابق ۸ راکتوبر ۱۹۷۱ء کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے جو افتتاحی خطاب فرمایا اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے

تشہد۔ تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

نمائندگان لجنہ اماء اللہ اور میری عزیز بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا چودھواں سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ ہماری بہنوں کو خدا تعالیٰ نے پھر ایک بار توفیق عطا فرمائی اور وہ دور دراز کا سفر کر کے اپنی لجنہ کی نمائندگی کرتے ہوئے مرکز میں تشریف لائی ہیں۔ پروگرام میں حصہ لینے کے لئے ناصرات کی بچی اور لجنہ کی بھی ممبرات ان کے ساتھ آئی ہیں۔ میری دعا ہے اور ان کی کوشش ہونی چاہیئے کہ یہاں رہتے ہوئے ان کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو۔ مرکز خود اپنے ساتھ بہت سی برکتیں رکھتا ہے۔ ان دنوں میں دعائیں بے حد کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نصب العین اس مقصد اور اس منزل کو حاصل کرنے کی توفیق دے جس کو حاصل کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے انچاس سال قبل لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی تھی۔ آج لجنہ ایک چھوٹی سی مجلس نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے قریباً ہر اس ملک میں جہاں احمدی افراد پائے جاتے ہیں اس کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور بڑی اچھی اور منظم صورت اختیار کر چکی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی تقاریر میں جو جلسہ سالانہ اور اجتماع کے موقع پر آپ نے فرمائیں ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہماری باہر کی بعض خواتین ہماری پاکستان کی خواتین سے زیادہ قربانی دینے والی ہیں اور اس دوڑ میں جو ساری خواتین کی دوڑ ہے باہر کی خواتین بہت آگے نکلتی جا رہی ہیں۔ پس آپ کو بھی اس دوڑ میں اپنے قدم تیز کرنے چاہئیں۔

یہ اجتماع جو ہر سال منعقد کیا جاتا ہے اس کی غرض صرف یہ نہیں کہ آپ یہاں بچیوں کو تقریریں کروانے یا کھیلوں میں شامل کرنے کیلئے لے آیا کریں اور انعام حاصل کر کے واپس چلی جایا کریں۔ دراصل یہ اجتماع اس غرض سے کیا جاتا ہے کہ یہاں تمام سال کے کاموں کا جائزہ لیا جائے اور جائزہ لے کر پھر آئندہ کے لئے مشورے کئے جائیں اور پھر ان پر عمل کیا جائے تا ہمارا قدم رکے نہیں بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔

اس سال کی رپورٹوں کا جائزہ لینے پر اپنی بہت سی نمائندگان سے دوران سال بھی اور اجتماع کے موقع پر بھی اور جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی اور جب بھی کوئی موقعہ ملا میں ان سے لجنہ کے متعلق بات کر کے اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ پچھلے دو سال سے بے شک ہمارے چندے زیادہ ہو رہے ہیں۔ اور تعلیم بھی بڑھ رہی ہے لیکن ہماری عورتوں کے کاموں پر کچھ جمود طاری ہے۔ ایک زندہ قوم کی خواتین میں ایک زندہ رہنے والی جماعت میں ایک فعال تنظیم میں یہ جمود طاری نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ جہاں جمود طاری ہوا وہاں یقیناً ہر قوم پر موت کے آثار طاری ہو گئے۔ مومن کا تو قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کہیں ٹھہرتا نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اگر ہم گزشتہ حالات کا جائزہ لیں تو ہماری وہ لجنہ اماء اللہ جو چودہ ممبرات سے شروع ہوئی تھی آج دنیا کے ہر کونے میں اس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ لیکن ابھی تک ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جو ہمارا نصب العین اور حقیقی مقصد تھا کہ ہماری ہر عورت نمونہ ہو اسلام کی تعلیم کا۔ ہماری ہر عورت کے اندر وہ محبت اور عشق کی آگ لگی ہوئی ہو کہ اس کی حقیقی زندگی کا مقصد جو ربِ حقیقی سے تعلق پانا ہے وہ اس نے حاصل کرنا ہے۔

جب مجھے اپنی بہنوں سے ان کی نمائندگان سے ان کی عہدہ داروں سے ملنے کا موقع ملا تو ہر لجنہ یہ شکایت کر رہی ہوتی ہے کہ کوئی کام کرنے کے لئے آگے نہیں آتا آپ کبھی دورہ کریں یا پھر کسی لجنہ کی عہدہ دار کو بھجوائیں جو ہم میں بیداری پیدا کرے۔

یہ خیال ہی غلط ہے کسی انسان پر کیوں انحصار کیا جائے کہ وہ جائے تو بیداری پیدا ہو۔ آپ کو خود کوشش کرنی چاہیئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ ہر جگہ لجنہ قائم ہے اور تعلیم کی بھی کمی نہیں ہے خصوصاً ہماری نئی پود میں صرف یہ احساس دلانے کی ضرورت ہے کہ تم کس جماعت کے ساتھ وابستہ ہو تم کس نام کے ساتھ وابستہ ہو۔ تمہارا کیا کام ہے۔ تمہارا کام دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اگر اس نصب العین کو سامنے رکھ کر ہماری ہر عہدہ دار ہماری ہر نمائندہ۔ ہماری ناصرات کی ہر بچی اور لجنہ کی ہر ممبر اپنا یہ نصب العین بنائے کہ ہر شعبہ میں خواہ وہ زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو ہمارا کام دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے تو ہم بہت جلد اپنے نصب العین کو حاصل کرنے والے ہو سکتے ہیں لیکن ایک لجنہ میں صرف ایک عہدہ دار یا دو عہدہ داروں کے اندر زندگی کا پایا جانا اور باقی تمام ممبرات کا ان کے ساتھ تعاون نہ کرنا ایک زندہ قوم کی خواتین کے شایانِ شان نہیں

ہم یہ نہیں پسند کرتے کہ صرف صدر اور سیکرٹری یا سیکرٹری مال یا سیکرٹری تعلیم اور ان کی جو عہدہ داران ہیں ان کے اندر زندگی ہو اور وہ گھر گھر پھر کر چندہ جمع کریں اور گھر گھر پھر کر بہنوں سے التجا کریں کہ آؤ اور ہم سے پڑھو اور دین کا علم سیکھو۔ بلکہ ان کے اپنے دلوں میں یہ آگ لگی ہوتی ہونی چاہیئے کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ ہمیں کچھ کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس غرض سے پیدا کیا ہے تاکہ ساری دنیا آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو۔

جب تک ہم میں سے ہر عورت کے اندر یہ آگ نہیں لگی ہوگی کہ جس صداقت کو ہم نے حاصل کیا ہے اس صداقت کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچائیں اور جس روحانی علم کو ہم نے حاصل کیا ہے اس علم کو ہم دوسروں تک پہنچائیں اور جو نصب العین ترقی کا ہم نے سامنے رکھا ہے یہی دوسروں کے سامنے رکھیں اور ہم سب مل کے اس نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہیں تب ہمارا نصب العین پورا ہو سکتا ہے تب ہماری قوم ترقی کر سکتی ہے ورنہ پھر سال کے بعد یہ پیش کر دینا کہ اتنا چندہ ہوا ہے۔ اتنے فی صد ہماری قرآن شریف جانتی ہیں اور اتنی ترجمہ جانتی ہیں اور اتنی نے امتحان میں حصہ لیا ہے۔ یہ تمام کے تمام کام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں اصل کام یہی ہے کہ ہر عورت کے اندر ہر ایک بچی کے اندر ایک محبت اور عشق کی آگ لگ جائے۔ اپنے رب کیلئے ایک محبت اور عشق کی آگ لگ جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور آپکے ارشادات پر عمل کیلئے اور حقیقی عشق اور محبت پیدا ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اور آپ کے خلفاء سے اور خلافت سے کیونکہ خلافت وہ نکتہ مرکزی ہے کہ جس کے ساتھ وابستہ رہ کر ہی ہر ایک تنظیم ترقی کر سکتی ہے اور جماعت کا ہر فرد بھی۔ اگر ہماری تنظیم اتنی اچھی ہو اور اس کی ہر عورت اور ہر لڑکی کے اندر یہ جذبہ ہو کہ جو آواز مرکز سے اٹھے گی۔ ہم میں سے ہر ایک نے اس پر لبیک کہنا ہے تو خواہ نمائندگان آئیں یا نہ آئیں۔ ان کی سیکرٹری یا صدر وغیرہ ان سے کسی کام کرنے کے لئے کہیں یا نہ کہیں وہ دل و جان سے کہیں گی کہ ہم نے سنا ہے اور اس پر عمل کرنا ہے

(باقی)

"نماز باجماعت سب مسلمانوں پر فرض ہے"

"جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے"

(از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانہ جنگ کیلئے بعض اہم ضروری اذکار اور دعائیں

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ)

زمانہ جنگ میں اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق جہاں ہر قسم کے ظاہری سامانوں اور اسباب سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔ وہاں اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالےٰ کی مدد، نصرت اور تائید حاصل کرنے کے لئے نہایت تضرع، الحاح اور گریہ وزاری سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

(انفال ع۶)

یعنی اے مومنو! جب تم دشمنوں کی کسی فوج کے مقابلے پر آؤ تو قدم جمائے رکھو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

گویا ثابت قدم رہنے کے لئے اور سکون قلب اور سکینت و طمانیت کے حصول کے لئے ذکر الٰہی، اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور و تفکر اور دعاؤں کی کثرت ایک قیمتی نسخہ ہے۔

جنگ بدر کے موقعہ پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میدان میں پہنچے تو آپ کے لئے صحابہ کرامؓ نے ایک سائبان سا تیار کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ جنگ سے پہلی رات اس سائبان میں رہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تو رات کو کچھ نہ کچھ نیند کر لی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر خدا کے حضور گریہ و زاری کرتے رہے۔ آپ نہایت رقت اور اضطراب کی حالت میں بار بار اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَهْلَكْتَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ۔

یعنی اے میرے اللہ اپنے وعدوں کو پورا کر اے میرے مولیٰ اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج اسی میدان میں ہلاک ہو گئی تو دنیا میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کی متضرعانہ دعاؤں کو سنا اور ان کو شرف قبولیت جگہ دی اور کفار کے کئی گنا باساز و سامان لشکر کے مقابلے میں مسلمانوں کو فتح عظیم عطا فرمائی اور کفار کو شکست دے کر ان کی جڑھ کاٹ دی۔

موجودہ ایام میں ہمیں قرآن کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر مشتمل ذیل کی دعاؤں اور اذکار اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے بڑی تضرع سے کرتے رہنا چاہیئے

۱۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(بقرہ ع۳۳)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم پر صبر اور قوت برداشت نازل فرما اور میدان جنگ میں ہمیں ثبات قدم بخش اور کافروں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

۲۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(آل عمران ع۱۵)

ترجمہ۔ اے ہمارے رب ہمارے قصور اور کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

۳۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ۔

(اعراف ع۱۱)

یعنی اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان سچ کے مطابق فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

"اے لوگو! دشمن سے مٹھ بھیڑ کی آرزو نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت کی دعا مانگو لیکن جب تم کو دشمن کا مقابلہ کرنا پڑ ہی جائے تو صبر کا مظاہرہ کرو اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ مُجْرِيَ السَّحَابِ هَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

یعنی اے اللہ تو قرآن کریم کو نازل کرنے والا ہے بادلوں کو چلانے والا ہے۔ دشمن کی جمعیتوں کو شکست دینے والا ہے۔ سو تو اس دشمن کو شکست دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔" (مسلم)

۵۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم کی لشکر کشی کا خوف ہوتا تو آپ دعا فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(ابوداؤد)

یعنی اے اللہ ہم تجھے ان کے سینہ میں کرتے ہیں یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ان کی شرارتوں سے ہم تیری پناہ اور حفاظت مانگتے ہیں۔

۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ میں شریک ہوتے تو یہ دعا مانگتے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ۔ اے میرے اللہ تو ہی میرا بازو ہے تو ہی میرا مددگار ہے۔ تجھ ہی پر میرا اعتماد ہے تیری مدد سے ہی میں حملہ کرتا ہوں اور تیری توفیق سے ہی جنگ لڑتا ہوں۔

۷۔ اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ الہامی دعا ہے۔

يَا حَفِيْظُ يَا عَزِيْزُ يَا رَفِيْقُ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ۔

ترجمہ۔ اے حفاظت کرنے والے اے غالب اے سچی رفاقت کرنے والے خدا، اے میرے رب! ہر چیز تیری خادم ہے پس تو میری حفاظت فرما اور میری نصرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

۸۔ اسی سلسلہ میں ذکر الٰہی اور درود شریف پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ الہامی دعا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

قبولیت دعا کا گر

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھ کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا قبول ہو گی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان تو ایسا مت کر تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستونوں کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا۔ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہوگئے ہیں وہ غیروں کو جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔" (کشتی نوح ص۱۹)

دعائے مغفرت

میرے والد میاں فضل دین صاحب جو حضرت میاں محمد مراد صاحب۔ آف پنڈی بھٹیاں کے چھوٹے بھائی تھے۔ مورخہ ۱۲/۱۱ کو بقضا الٰہی اسی سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نہایت پارسا، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ احمدیت کی تبلیغ پر جوش طریق پر کرتے تھے۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے ان کا جنازہ اسی دن ربوہ لایا گیا۔ مولوی قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے جنازہ پڑھائی اور قبر پر حضرت مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب سے پرزور درخواست ہے کہ والد صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر بشیر احمد مین بازار۔ حافظ آباد۔)

انصار اللہ کا مالی سال ختم ہونے سے قبل اپنا بجٹ ضرور پورا کر دیجئے (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیات و صدقات دارالضیافت ربوہ

۱/۱۱/۷۱ تا ۳۰/۱۱/۷۱

۱	مکرم رفیق احمد صاحب باجوہ بذریعہ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ربوہ صدقہ	۱۰ روپے
۲	" خلیل احمد صاحب دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ	۲ روپے
۳	مکرمہ ثریا غازی صاحبہ آف لنڈن حال ربوہ	۱۰ روپے
۴	مکرم محمد یامین صاحب ربوہ	۵ روپے
۵	مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ شیخوپورہ عطیہ برائے افطاری معتکفین	۳۰ روپے
۶	" ڈاکٹر نصیرہ خضر صاحبہ حافظ آباد صدقہ بکرا	۵۰ روپے
۷	مکرم چوہدری محمد نعیم صاحب کراچی	۷ روپے
۸	مکرمہ صالحہ طلعت بیگم صاحبہ بذریعہ مرزا لطف الرحمٰن صاحب ربوہ	۵۰ روپے
۹	مکرم مبشر احمد صاحب ظہیر دودہ ضلع سرگودھا	۱ روپے
۱۰	مکرمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ کراچی	۵۰ روپے
۱۱	" ام ظفر صاحبہ کراچی	۵۰ روپے
۱۲	" بیگم صاحبہ مکرم محمد اسحٰق صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ	۵ روپے
۱۳	" عابدہ صاحبہ بنت چوہدری غلام احمد صاحب مختار عام ربوہ	۲۰ روپے
۱۴	مکرم عبدالغفور صاحب دارالنصر غربی ربوہ	۵ روپے
۱۵	" شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور	۶۰ روپے
۱۶	" بشیر احمد صاحب چوہان سیالکوٹ کینٹ	۵ روپے
۱۷	" نور احمد خان صاحب لاہور شہر	۱۲۰ روپے
۱۸	" حبیب الرحمٰن صاحب دارالعلوم غربی ربوہ	۵ روپے
۱۹	مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ و بشیر بیگم صاحبہ بذریعہ ڈاکٹر میاں مجید احمد صاحب ڈاہرانوالہ	۵۴ روپے
۲۰	مکرم رانا مبارک احمد صاحب بہاولپور	۱ روپے
۲۱	جماعت احمدیہ دولت پور ضلع سیالکوٹ	۲۰ روپے
۲۲	مکرم مسعود احمد صاحب عارف والا	۵ روپے
۲۳	" مرزا عبدالرحمٰن صاحب کراچی	۱۵ روپے
۲۴	" عبدالرحمٰن صاحب محاسب راولپنڈی	۲ روپے
۲۵	" محمد امین صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ	۱ روپے
۲۶	" شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور	۱۰۰ روپے
۲۷	" میجر ایاز محمود صاحب کھاریاں	۵۰ روپے
۲۸	" میجر صلاح الدین صاحب بذریعہ مکرم نور احمد صاحب سیکرٹری مال لاہور	۵۰ روپے

عطایا

۱-	مکرم علی محمد صاحب رسول پور ضلع گوجرانوالہ	۵۰ روپے
۲-	مکرمہ الوری بیگم صاحبہ	۱-۲۵ روپے

(افسر دارالضیافت ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۲/۱۲/۷۱ یوم بدھ بوقت ۸ بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد = ۵ فٹ ۴ انچ وزن = ۱۰۷ پونڈ

چھاتی = ۳۰ - ۳۲ تعلیم = ۳ جماعت

عمر = ۱۷ سال سے ۳۰ سال تک

(ناظر امور عامہ)

قادیان کا قدیمی
مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء ڈاکٹر اور رؤسا اور امراء اور بڑے بڑے بزرگ ہستیوں کو گرویدہ گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔
فی تولہ ۲ روپے

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے
بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیئے!

یاد رکھیئے ہر ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ جس میں آپ اپنی بچائی ہوئی رقم لگاتے ہیں آپ کی مسلح افواج کو مضبوط کرتا ہے اور آپ کے ملک کی خوش حالی کی ضمانت ہے۔

سرٹیفکیٹ میں لگائی ہوئی رقم اور دس فیصد سالانہ منافع دونوں پر ٹیکس بالکل معاف ہے۔ ضرورت کے وقت سرٹیفکیٹ بطور ضمانت بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔

تمام بینکوں اور ڈاکخانوں پر دستیاب ہیں۔

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز اسلام آباد

CDNS-2/71

مجالس انصار اللہ کا فرض

مجالس انصار اللہ پوری تندہی سے وقف جدید کے چندہ جات کی سرگرمی کو پیدا کرنے میں تعاون فرمادیں اور اس بارہ میں اپنی مساعی کی مفصل رپورٹیں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو صدر پاکستان اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے عہدوں پر فائز ہو گئے

آغا محمد یحییٰ خان مستعفی ہو گئے

راولپنڈی ۲۰ دسمبر۔ آج دوپہر پاکستان کے صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر آغا جنرل محمد یحییٰ خان نے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دیا اور جملہ اختیارات مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو سونپ دیئے۔ جو کہ اس سے قبل پاکستان کے نامزد وزیر خارجہ اور نائب وزیر اعظم کے عہدوں پر فائز تھے۔

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے باضابطہ طور پر پاکستان کے صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے عہدوں کا حلف اٹھالیا۔ آپ آج صبح ہی امریکہ سے پاکستان پہنچے تھے۔ ہوائی اڈہ پر بہت سے لوگوں نے آپ کا خیر مقدم کیا آپ نے ایک بیان میں کہا کہ اس وقت سب سے اہم ضرورت یہ ہے کہ عوام کے حوصلوں کو بلند رکھا جائے۔ آپ نے اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد فوجی افسروں، پارٹی ممبروں اور غیر ملکی نمائندوں سے ملاقات کی آپ نے پاکستانی افواج کے چیف آف جنرل سٹاف، اپنے اقتصادی مشیر اور امریکی اور چینی سفیروں سے بھی ملاقات کی۔ رات کو مرکزی سیکرٹریوں سے بھی آپ ملے۔

بلیک آؤٹ کی بجائے براؤن آؤٹ

لاہور ۲۰ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ملک بھر میں رات کو بلیک آؤٹ کی بجائے براؤن آؤٹ کی پابندیاں رہیں گی۔ گھروں میں روشنی کی جا سکتی ہے بشرطیکہ اس کی شعاع باہر سے بالکل نظر نہ آئے۔

پاکستانی روپیہ کی ڈالر سے شرح تبادلہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

اسلام آباد ۲۰ دسمبر۔ اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ امریکی حکومت نے ڈالر کی شرح تبادلہ میں جو کمی کی ہے پاکستانی روپیہ کے ساتھ اس کے تبادلہ کی شرح میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اور موجودہ سرکاری شرح تبادلہ ہی برقرار رہے گی۔

درخواست دعا

مکرم خلیل احمد صاحب مبلغ مربی سلسلہ احمدیہ کی والدہ صاحبہ تین ہفتوں سے دل کے دوروں کی وجہ سے سخت علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اشرف الحق واقف زندگی)

پاکستان متحد رہیگا۔ مسلم بنگال پاکستان کا ایک لازمی حصہ ہے

ہم اپنی خارجہ پالیسی نئے سرے سے مرتب کریں گے اور امریکہ سے تعلقات کا نیا باب شروع ہوگا

پاکستان کے نئے صدر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی نشری تقریر

راولپنڈی ۲۰ دسمبر آج رات پاکستان کے نئے صدر اور مارشل لاء کے چیف ایڈمنسٹریٹر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے قوم کے نام اپنی برجستہ نشری تقریر میں اعلان کیا کہ مسلم بنگال پاکستان کا ایک لازمی اور ضروری حصہ ہے جسے کسی صورت میں علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے کہا میں مشرقی پاکستان کے لیڈروں کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے کھلے دل سے تیار ہوں اور ان کی تمام شکایات کا ازالہ کرنے کے لئے آمادہ ہوں بشرطیکہ متحدہ پاکستان قائم رہے۔

آپ نے بھارت کا ذکر کرتے ہوئے کہا اس کے لئے دو ہی راستے ہیں یا وہ انصاف کا طریق اختیار کرتے ہوئے مشرقی پاکستان پر اپنا فوجی تسلط ختم کرے اور یا پاکستان کے ساتھ ہمیشہ کی دشمنی مول لے آپ نے کہا مجھے یقین ہے کہ مسلم بنگال کے عوام پاکستان کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی بھارتی تسلط کو پسند نہیں کریگا۔ بھارت یاد رکھے کہ فوج کے "بل بوتے" پر تسلط کبھی مستقل قائم نہیں رہا کرتا۔

آپ نے پاک فوج کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ اس کے وقار کو بھی بحال کیا جائے گا۔ آپ نے بری فوج کے چیف آف سٹاف جنرل عبدالحمید اور ۶ دیگر فوجی افسروں کو جن میں سابق صدر یحییٰ خان بھی شامل ہیں ریٹائر کرنے کا اعلان کیا لفٹننٹ جنرل گل حسن کو بری فوج کا "قائمقام کمانڈر انچیف" مقرر کرنے کا اعلان کیا۔

آپ نے کہا پاکستان کی خارجہ پالیسی نئے سرے سے مرتب کی جائے گی امریکہ سے ہم اپنے تعلقات کا نیا باب شروع کریں گے۔ آپ نے ان انتخابات کو کالعدم قرار دیا جو گزشتہ دنوں مشرقی پاکستان میں کرائے گئے تھے آپ نے نیشنل عوامی پارٹی پر سے پابندی اٹھا لینے کا بھی اعلان کیا۔ نیز مزدوروں اور زمینداروں کی بہتری کے لئے جلد سے جلد اصلاحات نافذ کرنے کا وعدہ کیا۔ آپ نے ملک کے تمام باصلاحیت افراد سے تعاون کی اپیل کی تاکہ ملک کے تمام مسائل کو حل کیا جا سکے۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱ دسمبر ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور نے ارشد خاور نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسے نیک خادم دین اور لمبی عمر والا بنائے۔
(عبداللطیف خان کارکن دفتر تحریک جدید ربوہ)

دعا کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پنجابی میں ایک مثل ہے جو منگے سو مر رہے۔ مرے سو منگن جا۔ لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جب پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے ... پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب یہ دعا کی جاتی ہے حتی کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے اس کا نام دعا ہے اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۴)

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاولنگر

رجسٹرڈ ... ۵۲